منقبت

میں نے پائی خدا کی مرضی
میرے گھر پر رحمت برسی
غازیؑ کا علم جب گھر پہ لہرایا

میرے گھر سے اُجالے لینے، خود سورج بوسہ دینے
لہراتا ہوا میرے گھر پہ اتر آیا

جونہی علم کو میں نے سجایا
مشکِ سکینہؑ کا تعویز باندھا
آوازِ الٰہی آئی تو نے دل کی آرزو پائی
تجھے خُلدِ بریں کا مل گیا پروانہ

گھومیں جناں کی گھر میں ہوائیں
کَٹ کے چلیں میرے گھر سے بلائیں
کچھ ایسی ہیبت چھائی خود آندھی بھی تھرائی
طوفان لرز کے رہ گیا بے چارہ

جیسے مست ہوائیں جیسے بَل کھاتی نہریں
میرے قلب میں ایسی اُٹھیں عشق کی لہریں
جونہی سر پہ پھریرا کُھلا اور لہرایا

گھر میں خوشی کی بارات آئی
ساتھ میں مال اور دولت لائی
پھر جھوم اُٹھا مرا تن من
ہوا گھر بھی میرا روشن
نقشہ ہی بدل گیا پھر تو میرے گھر کا

جگمگ جگمگ کرنے لگا گھر
لگنے لگا اِک نور کا پیکر
لگا نورِ وِلا کا پہرا جب اُس نے یہ منظر دیکھا
تھراتا ہوا ابلیس نظر آیا

مجھے ایسا سنوارا تیرے لطف و کرم نے
دیئے ایسے اُجالے مجھے کالے علم نے
مجھے ڈھونڈتا سورج میرے گھر چلا آیا

گھر میں فرشتے خلد سے اترے
لائے تھے تحفے ستھرے ستھرے
جبرئیلِ امینؑ بھی آئے فطرس کو ساتھ میں لائے
میرا اہلِ فلک سے ہو گیا یارانہ

گونجے علیؑ کے نام کے نعرے
بولے فرشتے واہ رے واہ رے
پھر ہنس کے بولے سارے حیراں ہیں چاند ستارے
کیا اپنا مقدر تو نے چمکایا

مجھے دیکھ کے گوہرؔ ہنسے سارے نظارے
لگی آگ کسی کے بھڑک اُٹھے انگارے
جو تھا بُغض کا مارا تپا اور تلملایا

میری محبت سے خوش ہو کر
غازیؑ میرے گھر آئے گوہرؔ
میں کیوں نہ جشن مناؤں میں کیوں نہ قصیدے گاؤں
پھر کیوں نہ کروں میں سجدہِ شکرانہ

شاعرِ اہلِ بیتؑ: گوہرؔ جارچوی